زندہ انسان کی طرف سے عمرہ کرنا

مجیب: محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1149

تاریخ اجراء: 13 ربیع الاول 1444ھ/10 اکتوبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بعض لوگوں کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ عمرہ مرحوم کی طرف سے کر سکتے ہیں زندہ کی طرف سے نہیں زندہ کی طرف سے طواف ہوتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اپنے کسی بھی نیک کام مثلاً حج، عمرہ، طواف، روزہ، صدقہ وغیرہ کا ثوب اپنے والدین اور دوسرے مسلمانوں کو بخش سکتے ہیں خواہ وہ حیات ہوں یا وفات پا چکے ہوں۔ لہٰذا جس طرح عمرہ فوت شدہ شخص کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کیا جا سکتا ہے اسی طرح زندہ کی طرف سے بھی عمرہ کیا جا سکتا ہے۔ سوال میں جو بات بیان کی گئی ہے کہ عمرہ زندہ کی طرف سے نہیں ہو سکتا، بے جا بات ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں،

حدیث پاک میں ہے: "عن ابی رزین العقیلي انه اتی النبي صلی اللہ تعالی علیه و آله وسلم فقال: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیه وسلم) ان ابی شیخ کبیر لا یستطیع الحج ولا العمرۃ ولا الظعن، قال: حج عن ابیک واعتمر۔" حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) میرے والد بہت بوڑھے ہیں جو نہ حج و عمرہ کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ سوار ہونے کی۔ ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔" (جامع الترمذي، ص 309، مطبوعہ: مکتبہ رحمانیہ، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فتاوی امجدیہ میں فرماتے ہیں: "ایصال ثواب مستحب ہے۔ اور جو کچھ نیک کام کیا ہو اور اس کا ثواب کسی کو پہنچانا چاہتا ہو تو یہ دعا کرے کہ الٰہی اسے قبول فرما اور اس کا ثواب فلاں فلاں کو پہنچا۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ جمیع مومنین و مومنات کو پہنچائے۔ امید کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو بلکہ سب

کے مجموعے کے برابر ہے۔ ردالمحتار میں ہے: "صرح علماو نافي باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما أو صدقة أو غيرها كذافي الهدايه بل في زكاة التتارخانيه عن المحيط الافضل لمن يتصدق نقلا ان ينوى لجميع المومنين والمؤمنات لانها تصل اليهم ولا ينقص من أجره شي وهو مذهب أهل السنة والجماعة" ہمارے علماء نے باب الحج عن الغیر میں اس کی تصریح کی ہے کہ انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو بخش دے یہ عمل نماز ہو روزہ ہو صدقہ ہو یا کچھ اور ہو ہدایہ میں بھی یہ ہی ہے۔ بلکہ تتارخانیہ کی کتاب الزکوۃ میں محیط سے یہ نقل کیا کہ ایصال ثواب کرنے والے کے لیے افضل یہ ہے کہ تمام مومنین و مومنات کی نیت کرے اس لیے کہ ثواب سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی یہ ہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے۔ اس میں ہے: "وفي البحر من صام وصلى او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عند أهل السنة والجماعة كذافي البدائع ثم قال وبهذا علم أنه لا فرق بين أن يكون المجعول له ميتا و حيا والظاهر انه لا فرق بين الفرض والنفل بحر الرائق میں ہے کسی نماز پڑھی اور روزہ رکھا خیرات کیا اور اس کا ثواب کسی مردے یا زندہ کو بخش دیا یہ جائز ہے اور ان کو ثواب ملے گا اہلسنت والجماعت کے نزدیک بدائع میں بھی ایسے ہی ہے۔ پھر صاحب بحر نے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جسے ثواب بخشا گیا وہ زندہ ہو یا مردہ ہو کوئی فرق نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جس عمل کا ثواب بخشا گیا وہ نفل ہو یا فرض۔" (فتاوی امجدیہ، ج1، حصہ01، ص336/337، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم